نوالی صل وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

# بشارتیں، غزوۂ خندق اور صحابہؓ کی جانثاریاں

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۲۵ سائیڈ بی ۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمّد وّ آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد ! عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْتِیْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ یَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ[1]

ترجمہ : "حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احزاب (یعنی غزوۂ خندق) کے موقع پر ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا : کون شخص ہے جو (دشمن کے) لوگوں کی خبر میرے پاس لاتے ؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں لاؤں گا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا : ہر نبی کے حواری (یعنی خاص دوست اور مددگار) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔"

**سابقہ درس سے ربط اور تمہید**

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی بات چل رہی تھی کہ اُنھوں نے بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر آپ کے دستِ مبارک پر اُس کے بعد مدینہ منوّرہ کے حالات میں دل نہ لگا تو وہاں سے باہر مکّہ مکرّمہ کی طرف چلے گئے حضرت

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص : ۵۶۵

عائشہ رضی اللہ عنہا بھی وہاں تھیں، اسی طریقہ سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا بھی ہُوا، اُنھوں نے بھی بیعت کی پھر جی نہ لگا وہ بھی روانہ ہُوئے مکّہ مکرّمہ کے قریب یا مکّہ مکرّمہ میں ان حضرات کی ملاقات ہُوئی مشورہ ہُوا بصرہ چلے گئے۔

**سازش کی وجہ سے حضرت عائشہ رض حضرت زبیر رض حضرت طلحہ رض نے حضرت علی رض کے خلاف لشکر کشی کی**

وہاں لشکر کشی کی بصرہ فتح کر لیا۔ پھر حضرت علی رض پہنچے وہاں گفتگو ہُوئی۔ مقابلہ ہُوا لوگوں کی سازش کی وجہ سے اُس میں حضرت طلحہ رض کے بارے میں مَیں نے عرض کیا تھا کہ اُن کے ایک تیر لگا اُس سے خُون زائل ہوگیا اور وہ تیر مروان نے مارا تھا، کیونکہ صحیح روایات سے یہی ثابت ہے اور اُس کی وجہ بھی میں نے عرض کر دی تھی کہ اُسے ایک شُبہہ تھا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اُس سازش میں شامل ہیں جس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو جب تیر لگا تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ایک مقام میں لے گئے بصرہ کے وہاں مکان کا سودا بھی کر لیا گیا۔ خرید لیا گیا، لیکن خُون بند نہ ہُوا اگر خُون بند نہ ہو سکے تو چند گھنٹے بعد آدمی کا انتقال ہونے لگتا ہے۔

**وفات سے قبل حضرت طلحہ رض کا اپنی رائے سے رجوع فرمانا اور حضرت علی رض کے ہاتھ پر بالواسطہ تجدید بیعت**

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا اپنے اس آخری وقت میں کہ سامنے سے جا رہا ہے اُسے بلایا پُوچھا تم کون ہو؟ کس سے تعلّق رکھتے ہو؟ اُس نے کہا کہ مَیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تعلّق رکھتا ہوں تو حضرت طلحہ رض نے فرمایا تو اپنا ہاتھ دو میں (رجوع کرتے ہُوئے) تمہارے ہاتھ پر علی سے (تجدید) بیعت کرتا ہوں۔ اس کے بعد (حضرت طلحہ رض کی) وفات ہوگئی، یہ حصّہ جو ہے واقعہ کا یہ ازالۃ الخفاء میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رح نے بھی نقل فرمایا ہے اور اُنھوں نے لیا تو پچھلی کتابوں سے ہے۔

**اُنکے رجوع فرمانے پر حضرت علی رض کی مسرّت اور حدیث نبوی کی سچائی**

وہ شخص بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور اُس نے واقعہ سُنایا کہ ایسے ہُوا، اُنھوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان سچ ہے آپ نے فرمایا تھا کہ طلحہ کی موت اُس وقت تک نہیں ہوگی جب تک علی رض کی بیعت اُن کی گردن میں نہ جائے تو اسی طرح ہُوا باقی شہادت کے بعد کے حالات

تو مَیں نے بتادیے، عشرہ مبشرہ میں سے پانچ حضرات تو یہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم۔

**حضرت زبیرؓ کا ذکر وہ نبی علیہ السّلام کے پھوپی زاد تھے اور مخلص مددگار**

چھٹا ذکر آرہا ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے تو ایک شرف تو انھیں یہ حاصل ہے اِس کے علاوہ بے حد شجاع اور بہت بہادر تھے۔

**غزوہ خندق اور ابوسفیان کی مُسلمانوں کے خلاف تدبیر**

ایک واقعہ پیش آیا ایسا جسے غزوۂ خندق کہتے ہیں اور غزوہ خندق کا ہی نام غزوۂ احزاب بھی ہے۔ بہت سے گروہ جمع ہو کر آ گئے تھے۔ یہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اُس وقت تک مُسلمان نہیں ہُوئے تھے لیکن دماغ تو اُن کا بہت اعلیٰ تھا انھوں نے ایک ترکیب کی کہ ہر طرف سے ٹکڑیاں منگوالیں۔ ہر قبیلے سے تو بہت سے قبائل نے جتھے بھیج دیے اپنے، چھوٹی چھوٹی پلٹنیں بھیج دیں جو مسلّح تھیں۔ مقصد یہ تھا کہ اس طرح صاف واضح ہو جائے گا کہ سارا ملک اور سارے قبیلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے خلاف ہیں ایک فائدہ تو یہ ہوگا۔

**ابوسفیان کی تدبیر کا دوسرا فائدہ**

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جب لڑائی ہو گی تو ہر قبیلے کا آدمی زخمی ہوگا مارا جائے گا اور جب کسی قبیلے کا آدمی زخمی ہو جائے مارا جائے تو بس پھر لڑائی چل پڑتی ہے تو وہ قبائل سارے کے سارے اسلام کے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے خلاف (ہمیشہ کے لیے) ہو جائیں گے اور پھر چلتی رہے گی دُشمنی تو ہمیں بہت بڑا سہارا مل جائے گا اور اِس مشکل بیچ سے مُسلمان نہیں نکل سکیں گے۔ یہ انھوں نے سوچا اور سوچ کر باقاعدہ اُس کی تیاری کی راشن لیا تمام چیزیں لیں اور پھر یہ لوگ مدینہ منوّرہ پر چڑھائی کر کے آ گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو پتہ چلا کہ اِس طرح یہ لوگ آتے ہیں۔

**نبی علیہ السّلام کا مشورہ فرمانا اور حضرت سلمان فارسیؓ کی عمدہ تجویز**

تو آپ نے مشورہ کیا، صحابہ کرام میں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہمارے یہاں ایران میں ایسا کیا جاتا تھا کہ ایسی صورت میں خندق کھود لیتے تھے وہ خندق بیچ میں

حدِّ فاصل ہوتی تھی اُسے پار کرکے ایک دم حملہ کرنا مشکل ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس تجویز کو پسند کیا

**حضرت سلمان فارسیؓ کی عمر ڈھائی سو برس تھی بہت جہاں دیدہ انسان تھے**

حضرت سلمان فارسیؓ کو اللہ نے بہت ہی انعامات سے نوازا تھا اور عمر بھی اُن کی بڑی تھی تقریباً ڈھائی سو سال تو اُن کو بہت چیزیں معلوم ہوں گی اُن کے تجربات سے مشوروں سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہوگا۔ ایک موقع یہ بھی تھا جہاں فائدہ اُٹھایا گیا تو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب صحابہ کرامؓ اِس پر متفق ہوگئے، سردیوں کا موسم تھا اور کام بہت زیادہ تھا تو جلدی جلدی کام کیا تاکہ خندق تیار ہو جائے۔ اسی مصروفیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں بھی قضا ہوتی رہی ہیں۔ آپ نے وہ نمازیں اکٹھی پڑھی ہیں۔ خندق تیار ہوگئی جب یہ لوگ پہنچے تو ایک دم حملہ آور نہیں ہو سکتے تھے۔ اَب رہ گئے اکا دکا حملے تو وہ چلتے رہے۔

**غزوۂ خندق میں خُدائی مدد**

اور خداوند کریم نے یہ مدد فرمائی کہ آندھی چلی بڑی شدید اُس میں یہ ہُوا کہ اُن کے خیمے اُکھڑ گئے اُن کے جانور کُھل گئے اور اُن کی دیگیں اُلٹ گئیں بہت شدید آندھی ہُوئی یہ جو اسّی میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہَوا چلتی ہے کہیں تو جو شیشے ہوتے ہیں یہ ٹُوٹ جاتے ہیں یا گر جائیں گے یا چٹخ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں تمام چیزیں ہیں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَ اُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ مجھے مدد دی گئی ہے صبا سے، صبا اُس ہَوا کو کہتے ہیں جو اُدھر مشرق سے چلتی ہے جسے پُروا ہَوا کہتے ہیں اور عاد جو ہیں یہ دَبور سے ہلاک ہُوئے ہیں جو ہَوا مغرب کی طرف چلتی ہے۔ قوم عاد کو جو اللہ نے تباہ کیا تھا وہ ہَوا تھی۔ ہمارے علاقہ میں وہ ہَوا خشک ہوتی ہے۔ اور وہ (مغرب کی) ہَوا بہت تیز ہوتی ہے۔ اِدھر سے آنے والی بادل ساتھ لاتی ہے بارش ساتھ لاتی ہے ہمارے علاقہ میں یہ ہے اور یہی شاید عرب میں ہے تو قوم عاد جو ہے اُنھوں نے بہت بڑی بڑی جگہیں بنا رکھی تھیں۔ وہ ساری کی ساری اور خود ساری قوم کو ہَوا نے اُٹھا اُٹھا کے پٹخ دیا۔

**سابقہ مشرقی پاکستان کے طوفان کی مثال**

جب مشرقی پاکستان تھا بنگلہ دیش نہیں بنا تھا وہاں ہَوا کا طوفان آیا تھا اُس میں یہاں سے ہمارے علماء بھی

گئے ۔ مجھے مولانا اجمل خان صاحب بتلا رہے تھے کہ وہاں ہم نے دیکھا کہ ایک کارخانہ تھا اُس کے جو گاڈر تھے ۔ بہت بڑے بڑے تھے وہ ایسے مڑے ہوئے تھے جیسے بچّوں کے کھلونے، اور ایک ٹیوب ویل وہ اُکھڑ کر کوئی سات فرلانگ دُور جا گرا جیسے کوئی بور کرتا ہو ایسے ہوا نے چکر کاٹا اور اکھاڑا عجیب قسم کی تباہ کن ہوا تھی ۔ تو اُس میں کوئی رہ ہی نہیں سکتا ۔ سردیوں کا موسم تھا یہ بھی اور سردیوں کا موسم وہ بھی تھا جب وہ عاد تباہ ہوئے اَمَّا عَادٌ فَاُھْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَۃٍ "صَرْصَرْ" یہ آندھی ہوتی ہے ۔ تو یہ آدمی کو اُٹھا کر پھینکتی ہے پٹختی ہے اور بچ جائیں آدمی تو بچ جائیں یہاں (پاکستان میں) چلی تھی ہوا نارنگ منڈی میں اور قلعہ دیدار سنگھ میں ۔ قلعہ دیدار سنگھ کا کچھ حصّہ بچ گیا کچھ تباہ ہوگیا ۔ جہاں وہ ہوا گئی ہے بس وہ تباہ ہوگیا وہ کہتے تھے کہ درخت ایسے کٹے ہوئے تھے جیسے کسی نے تلوار سے یا کسی چیز سے کاٹ دیے ہوں اور ایک مکان کی چھت اُڑی اور اندر جو سامان تھا وہ بھی اُوپر جاکر ایک درخت پر لٹک گیا اور ایک بچھڑا لٹکا ہُوا تھا بس منٹوں میں کام ہوگیا مگر قوم عاد پہ سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ قوم عاد پر سات راتیں اور آٹھ دن ہوا چلی یہاں (غزوۂ خندق میں) ایسے ہُوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں جو یہ لشکر تھا ۔ وہ سترہ اٹھارہ دن تو ٹھہرا رہا اور اس طرح اِکّا دُکّا مقابلے ہوتے رہے ۔ لشکر کا لشکر سے ٹکرانا یہ نہیں ہُوا مڈبھیڑ (نہیں ہُوئی) اور پھر یہ ہوا چلی، اَب وہ لوگ جو وہاں ٹھہرے ہُوئے تھے ۔ مختلف الخیال تھے کسی کا گھر دُور کسی کا گھر پاس اور کسی کو کوئی کام اور کسی کو کوئی کام تو کام اُنھیں یاد آنا شروع ہوگئے ۔ اور آندھی کی وجہ سے بھی بددل ہوگئے تو پھر اُن لوگوں نے یہ سوچا کہ اس وقت تو چلتے ہیں پھر آجائیں گے لیکن اتنے قبیلوں کو جمع کرنا اور لانا اور پھر آنا یہ تو مشکل کام ہے اور بددل ہوکر جا رہے تھے ۔ دوبارہ جمع ہونا اُن کا اور بھی مشکل تھا ۔ جب اُن لوگوں نے طے کرلیا کہ بس اَب چلے جائیں گے ۔ جی گھبرا گیا گھر یاد آنے لگے کام یاد آنے لگے تو وہ گئے واپس اور اُس میں حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْاٰنَ نَغْزُوْھُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا اَب ہم جائیں گے کبھی ان پر اگر حملہ کرنا ہوگا یہ ہم پر حملہ کرکر آنے کے قابل نہیں ہیں ۔ چنانچہ اِسی طرح ہُوا پھر وہ قبائل اپنی اپنی جگہوں پر چلے گئے ۔

آپ اقدامی جہاد فرماتے رہے ہیں | اور پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسے مواقع

بقیہ بر صفحہ ۳۱

شخصیت کے لیے مبارک شخصیت کے واسطے سے یہ پانی دُنیا میں ظاہر ہوا جس سے اس کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

آب زمزم کو یہ بھی شرف حاصل ہے جو دُنیا کے کسی پانی کو حاصل نہیں کہ سید الکونین رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر کو کئی بار اس میں دھویا گیا۔

شقِ صدر کا واقعہ آپ کی حیات طیبہ میں چار دفعہ پیش آیا ہے۔ پہلی مرتبہ جب آپ کی عمر مبارک ۴ برس تھی اور آپ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پرورش پا رہے تھے (اس کی تفصیل صحیح مسلم شریف میں ہے) دوسری مرتبہ جب آپ کی عمر شریف دس برس تھی۔ تیسری مرتبہ جب آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام پہلی وحی لے کر آئے تھے اور چوتھی مرتبہ جب آپ معراج پر تشریف لے جا رہے تھے۔ اس کی تفصیل بخاری شریف میں ہے۔

---

بقیہ: درسِ حدیث

خُدا کی طرف سے بنتے چلے گئے کہ آپ ہی گئے ہیں وہ لوگ نہیں آسکے یہ کبھی نہیں ہُوا۔

**حضرت زبیرؓ کا کارنامہ**

اُس دَور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ یَّاتِیْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ مجھے کون اس لشکر کے (خُفیہ) حالات معلوم کرکر بتائے گا۔ اس طرح کا جنگ کا منظر سامنے ہو وہاں آسان نہیں ہوتا کسی کا نکلنا مقابلہ کے لیے، پتہ نہیں ہوتا کہ کہاں مڈبھیڑ ہو جاتے ؟ کہاں دُشمن حملہ کر دے ؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں اور دوسری روایتوں میں آتا ہے کہ اس طرح کئی دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھے حالات معلوم کر کے لاکر دے۔ دوبارہ پھر وہی کھڑے ہوگئے پھر وہی کھڑے ہوگئے اور پھر وہ گئے اور معلوم کر کے لائے تو جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اِن کے اس کارنامہ پہ فرمایا۔ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ ہر نبی کو ایک مخلص آدمی اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور میرے لیے اللہ نے جو مخلص مددگار بنایا ہے وہ زبیر رضی اللہ عنہ ہیں تو عشرہ مبشرہ میں پانچ حضرات کے بارے میں بیان ہوچکا ہے اور چھٹے یہ حضرات زبیر رضی اللہ عنہ تھے اللہ تعالے ہمیں آخرت میں ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین)